سوال

خاوند ملازمت پر ہو تو بیوی کا اپنے ماموں سے اکیلے میں ملنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ کئی بار ایسا ہو چکا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

ماموں اپنی ساری بہنوں کی بیٹیوں اور بھانجی کی بیٹیوں کا بھی محرم ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا محرم عورتوں کے بارہ میں سورۃ النساء میں فرمان ہے :

حرام کی گئیں ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں، اور تمہاری پھوپھیاں، اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری پرورش میں موجود لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کو ایک ہی نکاح میں جمع کرنا، ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے   النساء (23).

اس لیے ماموں کے لیے اپنی بہن کی بیٹی سے ملاقات اور خلوت کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور وہ اس کے ساتھ سفر بھی کر سکتی ہے جب اس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو، اسی طرح اگر وہ ماموں فاسق ہو اور اس کے اخلاق بہتر نہ ہوں اور بھانجی کے لیے امن نہ رکھتا ہو تو ایسا نہیں کیا جا سکتا، اور اگر اس میں شک پایا جائے تو خاوند کی غیر موجودگی میں ملاقات کرنے اور اس سے خلوت کرنے سے بھی منع کیا جائیگا

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (21953) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

اور بعض سلف صالحین مثلا عکرمہ اور شعبی رحمہ اللہ کا یہ کہنا ہے کہ ماموں اور چچا کے لیے اگر بہن اور بھائی کی بیٹی سے شادی کرنا حرام ہے لیکن اس کے لیے اپنی زیبائش ان کے آگے ظاہر کرنا جائز نہیں، بلکہ وہ ان کے سامنے پردہ کریگی، اور انہوں نے اس کی دو دلیلیں دی ہیں :

پہلی دلیل :

ماموں اور چچا سورۃ الاحزاب کی اس آیت میں مذکور نہیں جس میں عورت کے لیے محرم کے سامنے زینت کی اشیا ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور ملکیت کے ماتحتوں (لونڈی اور غلام) کے سامنے ہوں عورتوں اللہ سے ڈرتی رہو اللہ تعالی یقینا ہر چیز پر شاہد ہے   الاحزاب (55).

چنانچہ یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے ماموں اور چچا کا ذکر نہیں کیا

دوسری دلیل :

ان کا کہنا ہے : اور اس لیے بھی کہ ماموں اور چچا اپنے بیٹوں کے سامنے اس عورت کے اوصاف بیان کر سکتے ہیں

اورعام اہل علم کہتے ہیں کہ ماموں اورچچاان محرم مردوں میں شامل ہیں جن کے سامنے عورت کےلیے اپنی زینت والی اشیاء ظاہر کرنی مباح ہیں، اورانہوں نے آیت میں ماموں اورچچا کا ذکرنہ ہونے کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ :

1 ان دونوں کواس لیے آیت میں ذکرنہیں کیا گیا کہ یہ والدین کے مرتبہ پرہیں، اوراسی لیے اللہ تعالی نے چچا کو باپ کہا ہے فرمان باری تعالی ہے :

کیا یعقوب علیہ السلام کی موت کے وقت تم موجود تھے ؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے ؟ توسب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباء واجداد ابراہیم علیہ السلام اوراسماعیل علیہ السلام اوراسحاق علیہ السلام کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے البقرۃ(133).

یہ سب کو معلوم ہے کہ اسماعیل علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے چچا ہیں

2 یا پھران کا ذکراس لیے نہیں کیا گیا کہ بھائی کےبیٹے اوربہن کےبیٹے کا ذکرکردیا گیا، چنانچہ چچا اورماموں اس حکم میں ان دونوں سے اولی ہیں

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ان عورتوں پرکوئی گناہ نہیں .

یعنی ان سے پردہ نہ کرنے میں ان پرکوئی گناہ نہیں، اوراس میں چچے اورماموں کا ذکراس لیے نہیں کیا گیا کہ جب یہ عورتیں ان سے پردہ نہیں کرتی جن کی یہ پھوپھیاں اورخالہ لگتی ہیں یعنی اپنے بھائی اوراپنی بہن کے بیٹوں سے کیونکہ یہ ان پررفعت وبلندی رکھتی ہیں توپھران کا اپنے چچا اوراپنے ماموں سے بالاولی پردہ نہ کرنا ثابت ہوا" انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی (788).

اورانہوں نے جو یہ علت بیان کی ہے کہ (ہوسکتا ہے چچا اورماموں اپنے بیٹوں کے سامنے ان کے اوصاف بیان کریں) اس کا جواب جمہورنے یہ دیا ہے کہ یہ تعلیل اورعلت کمزوراور ضعیف ہے، کیونکہ اگر یہ کہا جائے توپھر یہ لازم آتا ہے کہ عورت کےلیے اپنی زینت والی اشیاء کسی بھی عورت کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے بیٹوں کے سامنے اس کے اوصاف بیان کرسکتی ہے !

جمہور کے قول عورت کےلیے اپنے چچا اورماموں کے سامنے زینت والی اشیاء ظاہر کرنا جائز ہونے اوران کا اس کے پاس جانے اوران سے خلوت کرنے کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث بھی ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردہ نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تومیں نے کہا : میں اس وقت تک اجازت نہیں دونگی جب اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابوالقعیس کے بھائی نے تومجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ مجھے تو دودھ ابوالقعیس کی بیوی نے پلایا ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تومیں آپ سے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : ابوالقعیس کا بھائی افلح آیا اور میرے پاس اندرآنے کی اجازت طلب کی تومیں نے اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا حتی کہ آپ سے اجازت نہ لے لوں

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم نے اسے اجازت کیوں نہ دی اس میں کیا چیز مانع تھی ؟ وہ توتیرا چچا ہے !

میں نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرد نے تومجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ مجھے توابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا !

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اسے اجازت دے دووہ تمہارا چچا ہے تیرا ہاتھ خاک آلودہ ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4796) صحیح مسلم حدیث نمبر (1445).

اس لیے جب رضاعی چچا کےلیے عورت کے پاس آنا اوراس سے خلوت کرنا جائز ہے توپھر نسب کے چچا کےلیے توبالاولی جائز ہوگا، اور ماموں بھی اسی طرح ہے

دیکھیں : تفسیر القاسمی (298/13).

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

65925